

## نابینا کی امامت

نابینا کی امامت شریعت کی رو سے بلا کراہت درست اور جائز ہے۔

امام ابن المذرہ رحمہ اللہ (۲۴۲-۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

وَابَاحُهُ إِمَامَةَ الْأَعْمَى كَالْإِجْمَاعِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

”نابینا کی امامت کے جواز پر تقریباً اہل علم کا اجماع ہے۔“

(الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف: ۴/۱۵۴)

① سیدنا محمود بن ربیع رحمہ اللہ سے روایت ہے:

إِنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، كَانَ يَوْمَ قَوْمِهِ وَهُوَ أَعْمَى، وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ، وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا آتَخِذُهُ مُصَلًّى، فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ؟ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”سیدنا عتبان بن مالک رحمہ اللہ اپنی قوم کے امام تھے۔ آپ نابینا تھے۔ رسول اللہ

ﷺ سے عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول! میرے گھر اور مسجد کے درمیان اندھیرہ اور برساتی نالا حائل ہے، ہوں بھی میں نابینا، آپ سے درخواست ہے کہ آپ میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھ دیں تاکہ میں وہ جگہ نماز کے لیے خاص کر دوں۔ نبی کریم ﷺ (اگلے دن) ان کے گھر آئے اور فرمایا: کہاں نماز پڑھوں؟ انہوں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا۔ آپ ﷺ نے وہاں نماز پڑھ دی۔“

(صحیح البخاری: ۶۶۷)

امام اندلس، ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۳۶۸-۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:  
وَفِيهِ مِنَ الْفِقْهِ إِجَازَةٌ إِمَامَةٌ الْأَعْمَى وَلَا أَعْلَمُهُمْ يَخْتَلِفُونَ فِيهِ .

”اس حدیث سے نابینا کی امامت کا جواز ملتا ہے، ہمارے مطابق اس میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں۔“

(الاستذکار: ۳۶۱/۲)

② سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ .

”نبی کریم ﷺ نے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنے پیچھے بہ طور امام مقرر کیا۔ آپ لوگوں کو امامت کرواتے رہے۔“

(مسند أبي يعلى: ۴۳۴/۷، ح: ۴۴۵۶، المعجم الأوسط للطبراني: ۲۷۲۳، معرفة

السنن والآثار للبيهقي: ٣٧١/٢، ح: ١٤٨٦، وسنده حسن

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (٢١٣٢، ٢١٣٥) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

علامہ بیہقی رحمہ اللہ (٤٣٥-٨٠٤ھ) فرماتے ہیں:

وَرَجَالُ أَبِي يَعْلَى رَجَالُ الصَّحِيحِ .

”مسند ابویعلیٰ کی حدیث کے تمام راوی بخاری و مسلم کے راوی ہیں۔“

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ٦٢/٢)

علامہ بوضیری رحمہ اللہ (٤٦٢-٨٢٠ھ) فرماتے ہیں:

هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ .

”یہ سند بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔“

(إتحاف الخيرة المهرة: ١٠٩٦)

③ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بابت بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُ كَانَ إِمَامَ بَنِي خَطْمَةٍ، وَهُوَ أَعْمَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”آپ رضی اللہ عنہ نابینا ہونے کے باوجود عہد نبوی میں بنو خطمہ قبیلے کے امام تھے۔“

(جامع المسانيد والسنن لابن كثير: ٣٦٥/٥، ح: ٦٦٦٣، وسنده حسن)

حافظ بیہقی رحمہ اللہ (٤٣٥-٨٠٤ھ) فرماتے ہیں:

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرَجَالُهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ .

”یہ طبرانی کبیر کی روایت ہے اور اس کے راوی بخاری و مسلم کے راوی ہیں۔“

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ٦٨/٢)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۷۷۳-۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

وَرَجَالُهُ ثِقَاتٌ .

”اس کے سارے راوی ”ثقة“ ہیں۔“

(الإصابة في تمييز الصحابة : ۱۷۱/۴)

④ عروہ رحمہ اللہ تابعی فرماتے ہیں:

كَانَ إِمَامَ بَنِي خَطْمَةَ أَعْمَى .

”قبیلہ بنو خطمہ کا امام نابینا تھا۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : ۲/۲۱۳، وسنده صحيح)

⑤ امام ابو جعفر محمد بن علی باقر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ أَعْمَى، فَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ، فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكَبَيْهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا، وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ، فَصَلَّى بِنَا .

”ہم سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نابینا تھے۔

نماز کا وقت ہوا، تو آپ رضی اللہ عنہما بنا ہوا کپڑا اوڑھ کر کھڑے ہوئے، جوں ہی کندھوں پر رکھتے، اس کا دوسرا پلو چھوٹا ہونے کی وجہ سے نیچے آ جاتا۔ آپ کی چادر ایک طرف بیٹگر پر لٹکی ہوئی تھی، پھر آپ رضی اللہ عنہما نے ہمیں امامت کروائی۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : ۲/۲۱۳، وسنده صحيح)

⑥ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ بَدْرٍ يُّؤْمُونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ، بَعْدَ مَا ذَهَبَتْ  
أَبْصَارُهُمْ.

”بدری صحابہ کرام اپنی مسجدوں میں نابینا ہو جانے کے بعد بھی امامت کرواتے  
رہے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة: ٢/٢١٣، وسنّده صحيح)

⑥ امام عطاء بن ابی رباح سے نابینا کی امامت کی بابت پوچھا گیا، تو فرمایا:  
إِذَا كَانَ أَفْقَهُهُمْ.

”جائز ہے، لیکن جب سب سے زیادہ دین کا فہم رکھتا ہو۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة: ٢/٢١٣، وسنّده صحيح)

⑦ صالح بن رستم ابو عامر خزاز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ الْحَسَنَ، أَمُّ قَوْمِي وَأَنَا أَعْمَى؟ قَالَ: نَعَمْ.

”ایک آدمی نے امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میں نابینا ہوں، اپنی قوم  
کا امام بن سکتا ہوں؟ فرمایا: جی ہاں۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة: ٢/٢١٣، وسنّده حسن)

⑨ امام یحییٰ بن سعید قطان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلَ الْحَكَمُ بْنُ عَتِيْبَةَ الْقَاسِمَ عَنِ الْأَعْمَى يَوْمٌ وَتَجَوَزُ  
شَهَادَتُهُ؟ فَقَالَ: مَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَوْمَ وَتَجَوَزُ شَهَادَتُهُ.

”حکم بن عتیبہ رضی اللہ عنہ نے امام قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نابینا کی  
امامت اور گواہی جائز ہے؟ فرمایا: جی ہاں، جائز ہے۔“



(مصنّف ابن أبي شيبة: ٢/٢١٣، وسندُه صحيح)

امام ابن المنذر رحمہ اللہ (۲۴۲-۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

إِمَامَةُ الْأَعْمَى كإِمَامَةِ الْبَصِيرِ لَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا، وَهُمَا دَاخِلَانِ فِي ظَاهِرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرُوهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، فَأَيُّهُمْ كَانَ أَقْرَأَ كَانَ أَحَقَّ بِالْإِمَامَةِ، وَقَدْ رُوِينَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ حَدِيثًا.

”میں اور نابینا کی امامت میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں نبی کریم ﷺ کی اس حدیث کے مصداق ہیں: ”قوم کی امامت وہ کروائے، جو قرآن کا بڑا قاری ہو۔“ لہذا بڑا قاری امامت کا زیادہ حق دار ہے۔ نابینا کی امامت کے مسئلہ میں ہم نے خاص حدیث بھی بیان کر دی ہے۔“

(الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف: ٤/١٥٤)

### تنبیہ نمبر ①:

زیاد بن عبد اللہ نمیری بصری بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نابینا کی امامت کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا:

وَمَا حَاجَتُهُمْ إِلَيْهِ؟

”انہیں اس کی کیا ضرورت ہے؟“

(مصنّف ابن أبي شيبة: ٢/٢١٤، الأوسط لابن المنذر: ٤/١٥٤)

تبصرہ:

سند ”ضعیف“ ہے۔ زیاد بن عبد اللہ نمیری کو جمہور نے ”ضعیف“ کہا ہے۔  
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔

(تقریب التہذیب: ۲۰۸۷)

## تنبیہ نمبر ۲:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

كَيْفَ أَوْمُهُمْ وَهُمْ يَعْدِلُونِي إِلَى الْقِبْلَةِ .

”وہ مجھے پکڑ کر قبلہ رخ کرتے ہیں، میں انہیں کیسے امامت کروا سکتا ہوں؟“

(مصنف عبد الرزاق: ۳۹۶/۲، ح: ۳۸۳۳، مصنف ابن أبي شيبة: ۲/۲۱۴)

## تبصرہ:

سند و وجہ سے ”ضعیف“ ہے۔

① عبد الاعلیٰ بن عامر ثعلبی جمہور کے نزدیک ”ضعیف“ ہے۔

② سفیان ثوری ”مدلس“ ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

## تنبیہ نمبر ۳:

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا أَحَبُّ أَنْ يَكُونَ مُؤَدِّنُكُمْ عُمَيَّاكُمْ، قَالَ: وَحَسِبْتُهُ قَالَ:

وَلَا قُرَأُكُمْ .

”مجھے پسند نہیں کہ تمہارے مؤذن اور امام نابینا ہوں۔“

(مصنف ابن أبي شيبة: ۲/۲۱۴)



تبصرہ:

سند سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ”ضعیف“ ہے۔

تنبیہ نمبر (۴):

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

الْأَعْمَى لَا يَوْمُ.

”ناپیدا امامت نہیں کروا سکتا۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة: ۲/۲۱۴، وسندہ صحیح)

تبصرہ:

یہ قول صحیح احادیث اور جمہور سلف کی مخالفت کی بنا پر ناقابلِ التفات ہے۔  
حنفی مقلدین بغیر دلیل کے صحیح احادیث اور جمہور سلف صالحین کے فہم کی مخالفت  
کرتے ہوئے کہتے ہیں:

وَيُكْرَهُ تَقْدِيمُ الْعَبْدِ وَالْأَعْرَابِيِّ وَالْفَاسِقِ وَالْأَعْمَى وَوَلَدِ الزَّانَا.

”غلام، دیہاتی، فاسق، ناپیدا اور ولدِ زنا کی امامت مکروہ ہے۔“

(القدوري، ص: ۲۰، الهداية: ۱/۱۲۲)

دعویٰ کراہیت بے دلیل ہے۔ ائمہ سلف کی مخالفت میں یہ قول مسوع نہیں۔ حق وہی  
ہے، جس پر اسلافِ امت کاربند رہے۔

الحاصل: ناپیدا شخص کی امامت بلا کراہت جائز ہے۔